مشق

۱۔ نظم ''تفیرِ عمل'' کا مرکزی خیال لکھیں۔

۲۔ اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

۳۔ درج ذیل مرکبات کے معنی لکھیں:

شومیِ تقدیر ۔ جورِ فلک ۔ محرومِ تجلّی ۔ چارۂ درد

جنسِ گراں مایہ ۔ مکر و ریا

۴۔ نظم ''تفیرِ عمل'' کے پہلے بند میں شاعر نے کن الفاظ میں نوجوانِ وطن کو عمل کا درس دیا ہے؟

۵۔ اس نظم میں استعمال ہونے والے تلمیحات کی نشان دہی کریں۔

۶۔ شاعر کے مطابق نوجوانوں کو کس چیز سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے؟

مخمّس: جس نظم کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں اُسے ''مخمّس'' کہتے ہیں۔

معریٰ نظم: معریٰ نظم میں قافیہ اور ردیف کی پابندی نہیں ہوتی مگر وزن اور بحر کی پابندی لازمی ہے۔

منؔیر نیازی

ولادت: ۱۹۲۸ء | وفات: ۲۰۰۶ء

منؔیر احمد خان نیازی ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب) کے ایک گاؤں خان پور میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم خان پور ہی میں حاصل کی۔ قیامِ پاکستان کے بعد اُن کا خاندان ہجرت کر کے پاکستان آیا اور ساہیوال میں رہائش اختیار کی۔ بہاولپور سے انٹر میڈیٹ کرنے کے بعد منیر نیازی نے دیال سنگھ کالج لاہور سے بی۔ اے کیا۔ انھوں نے ''سات رنگ'' کے نام سے ایک ہفتہ وار رسالہ جاری کیا۔ اس کے علاوہ وہ مختلف اخبارات، رسائل اور ریڈیو پاکستان سے بھی منسلک رہے جبکہ فلموں کے لیے بھی شاعری کرتے رہے۔

منؔیر نیازی کی شناخت کے لیے ایک ہی لفظ کافی ہے اور وہ ہے ''تحیر'' وہ تحیر کے شاعر ہیں۔ وہ نامعلوم کیفیات کا سراغ لگانا چاہتے ہیں اور جانی پہچانی اشیا کو اپنی شاعرانہ حسیات سے ایک نیا رُخ دیتے ہیں۔ منؔیر کی شاعری محض خلا میں پروان نہیں چڑھی بلکہ اپنے عہد کی ترجمانی کرتی ہے جو نئے رموز اور علامات کے ساتھ ہمارے سامنے آتی ہیں۔ اُن کی شاعری میں والہانہ سرشاری کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ وہ اپنے ڈھنگ کے ایک الگ شاعر ہیں جو گھسی پٹی راہوں سے دُور کھڑے نظر آتے ہیں۔ ان کا لہجہ عام اسلوب سے اتنا مختلف ہے کہ اُن کی شناخت آسانی سے ہوسکتی ہے۔ اُن کی ادبی خدمات کے صلے میں حکومتِ پاکستان کی جانب سے اُنھیں ''کمالِ فن'' اور ''ستارۂ امتیاز'' سے بھی نوازا گیا ہے۔

مجموعہ ہائے کلام: تیز ہوا اور تنہا پھول، جنگل میں دھنک، دشمنوں کے درمیان شام، چھے رنگین دروازے۔ وغیرہ

منیر نیازی

ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں

ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں میں ہر کام کرنے میں
ضروری بات کہنی ہو، کوئی وعدہ نبھانا ہو
اُسے آواز دینی ہو، اسے واپس بلانا ہو
ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں
مدد کرنی ہو اس کی، یار کی ڈھارس بندھانا ہو
بہت دیرینہ رستوں پر کسی سے ملنے جانا ہو
ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں
بدلتے موسموں کی سیر میں دل کو لگانا ہو
کسی کو یاد رکھنا ہو کسی کو بھول جانا ہو
ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں
کسی کو موت سے پہلے کسی غم سے بچانا ہو
حقیقت اور تھی کچھ اس کو جا کر یہ بتانا ہو
ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں

(ساعتِ سیار)

مشق

۱۔ اس نظم میں انسان کی کس نفسیاتی کیفیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

۲۔ ان کاموں کی تفصیل بیان کریں جن کے کرنے میں شاعر سے دیر ہو جاتی ہے؟

۳۔ عام زندگی میں دیر کرنے کے کیا نقصانات متوقع ہوتے ہیں؟

۴۔ درج ذیل مصرعوں کی وضاحت کریں۔

ا۔ مدد کرنی ہو اس کی، یار کی ڈھارس بندھانا ہو

ب۔ حقیقت اور تھی کچھ، اس کو جا کر یہ بتانا ہو

ج۔ اُسے آواز دینی ہو، اُسے واپس بلانا ہو

۵۔ ایسے پانچ الفاظ لکھیں جن کے دو دو معنی ہوں۔

۶۔ اس نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

۷۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

دیرینہ ۔ ڈھارس بندھانا ۔ حقیقت ۔ دل لگانا۔ وعدہ نبھانا۔